Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

بروز پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱؍

۲۱ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۵ تبوک ۱۳۲۸ ہش	۱۵ ستمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۱۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع ہے کہ حضور کو گھٹنوں میں درد ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان کی کارگذاری

کراچی ۱۴ ستمبر۔ گذشتہ مالی سال میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کو خالص منافعہ ایک کروڑ ۲ لاکھ آٹھ سو چھہتر روپیہ ہیں۔ بنک کا ادا شدہ سرمایہ ۳ کروڑ ہے جس میں حکومت پاکستان کا حصہ ۵۱ فی صدی ہے۔ خیال ہے کہ حصہ داروں کو ساڑھے چار فی صدی کے حساب سے منافع دینے کے بعد بنک مرکزی ختم اپنے کو نوے لاکھ آٹھ سو چھہتر روپے دے گا۔

آل پاکستان لیگ کونسل کا اجلاس

ڈھاکہ ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس نومبر کے پہلے ہفتے میں ڈھاکے میں منعقد ہوگا۔ کونسل کے اجلاس کے بعد لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس بھی منعقد ہوگا۔

حکومت مغربی پنجاب نے مسلمانوں کیلئے پھر امتناع شراب کا قانون نافذ کر دیا

یکم اکتوبر سے غیر مسلموں کو بھی شراب پرمٹ پر ملا کریگی

لاہور ۱۴ ستمبر۔ محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائریکٹر نے اطلاع دی ہے کہ صوبائی حکومت نے پنجاب ایکسائز ایکٹ میں مناسب ترمیم کرنے کے بعد صوبہ بھر میں مسلمانوں کے لئے امتناع شراب کی دوبارہ پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام ضروری اعلانات قواعد اور ضوابط جاری کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ علاج معالجے کی مجبوریوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کے لئے کسی قسم کی قابل استعمال شراب کا پینا اور رکھنا ممنوع قرار دے دیا جائیگا۔ غیر مسلموں کو بھی کنٹرول شدہ شراب نہایت محدود مقدار میں پرمٹوں پر ملا کرے گی۔ دیسی شراب کی فروخت اور استعمال پر پابندی مسلم و غیر مسلم کے لئے یکساں ہو گی۔ تمام متعلقہ اداروں مثلاً میس کلبیں اور دیگر ایسی تماش کے اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ غیر مسلم اشخاص کے لئے چار بوتلوں سے زیادہ اور میس یا کنٹین میں پرمٹوں کے ذریعہ حاصل کرنے والے غیر مسلموں کے کوٹے کے برابر مقدار سے زیادہ نہ رکھیں۔ اور زائد ذخیرہ ۳۰ ستمبر تک ختم کر دیں کیونکہ اس کے بعد مقررہ مقدار سے زائد رکھنا قانوناً جرم ہوگا۔ شراب کے لائسنسداروں کے علاوہ باقی تمام اشخاص کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچی ہوئی شراب ۳۰ ستمبر کی درمیانی رات تک اپنے ضلع کے ایکسائز یا ڈپٹی ایکسائز ٹیکسیشن کمشنر کے پاس پہنچا دیں۔

ایک یونٹ سے مراد ایک کوارٹ بوتل وسکی ہوگی رم یا دوسری سپرٹ جس میں دوسری شراب بھی شامل ہے۔ یا دوا کے طور پر مستعملہ شراب یا ورموتھ کی تین کوارٹ بوتلیں یا بیئر کی ۱۰ کوارٹ بوتلیں ایک یونٹ میں شمار ہوتی ہیں۔ اگر ۳۰ ستمبر تک کسی غیر مسلم نے مقامی ایکسائز ٹیکسیشن افسر سے اجازت لے لی ہو تو وہ مذکورہ صدر مقدار میں شراب رکھ سکتا ہے۔ لیکن ہر صورت میں اس سے زائد شراب بہر حال ان کے پاس پہنچا دینی چاہیئے۔

مہاجر طلبہ کا فنڈ ختم!

لاہور ۱۴ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک اعلان میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ لاوارث مہاجر طلبہ کیلئے جو فنڈ ان کے اختیار پر تھا۔ وہ کلیۃً ختم ہو گیا ہے لہٰذا مزید کوئی درخواست اس کے لئے نہیں آنی چاہیئے۔

کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہو کر رہے گا

لاہور ۱۴ ستمبر۔ آج کیمبلپور کے غیر مسلم ایڈووکیٹ لالہ فقیر چند نے جو اپنے کنبے سمیت قیام پاکستان ہی سے مقیم ہیں۔ اور جنہوں نے ہر تحریص و تحریک پر اپنا وطن چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ آج لاہور میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ اقتصادی ثقافتی اور جغرافیائی اعتبار سے کشمیر پاکستان سے ملحق ہونا چاہیئے۔ اصولاً بھی ہندوستان کو اس معاملے میں ضد سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا گو میں بوڑھا ہوں۔ اور زندگی کا بھروسہ کم زور تر [illegible] تاہم مجھے امید ہے۔ کہ میری زندگی ہی میں کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کا خوش قسمت دن آجائے گا۔

آپ نے نہرو حکومت کی ہندوستانی مسلمانوں کو طرح طرح کے دکھ پہنچانے کی پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس ہندوستان کو زوال اور انحطاط کے راستے کی طرف لے جا رہی ہے۔ آپ نے آخر میں کہا کہ میں پاکستان میں نہایت شادمانی کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ اور مجھے گذشتہ دو سال میں ایک لمحے کے لئے بھی کبھی پاکستان چھوڑ کر ہندوستان چلے جانے کا خیال نہیں آیا۔ (سٹاف رپورٹر)

آٹھ سو نئے ٹیلیفون

کراچی ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ماہ نومبر تک کراچی میں آٹھ سو نئے ٹیلیفون لگ جائیں گے اس وقت کراچی میں ۳۷۰۰ ٹیلیفون اور ۵ ایکسچینج مراکز میں نئے ٹیلیفونوں کے لئے ۵ ہزار درخواستیں آئی ہیں۔

یونان کا البانیہ کو انتباہ!

ایتھنز ۱۴ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت یونان کی اشتراک عمل کونسل کے اجلاس کے بعد یونان نے فیصلہ کیا ہے۔ اب اگر البانیہ سے یونان پر گوریلوں نے حملہ کیا تو یونان اپنی حفاظت کے اختیارات استعمال کریگا۔ وزیر جنگ نے کہا بخدا گوریلوں کو اگر ہمارے ہمسایوں نے مدد دی۔ تو پھر ہماری فوج کو سرحد پر روکنا مشکل ہو جائے گا۔ اور ہم سخت کارروائی کریں گے۔ (ا۔ستار)

نہرو پالیسی کی مذمت

پشاور ۱۴ ستمبر۔ کل تیراہ میں سرکردہ آفریدی قبائل کے ایک جرگے میں کشمیر کمیشن کی تجاویز سے پیدا شدہ تازہ صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ جرگے نے کہا۔ صدر جمہوریہ امریکہ اور وزیر اعظم برطانیہ کی تلقین کو رد کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حکومت ہندوستان اور ہندوستانی لیڈر اور شیخ عبد اللہ کی حکومت استصواب کی منصفانہ تجویز سے پہلو تہی کر رہی ہے۔ قبائل نے حکومت ہندوستان کو تنبیہہ کی کہ وہ اپنی شاطرانہ حرکات سے باز آجائے۔ اور قبائلی مجاہدوں کے صبر کے پیمانے کو لبریز کرنے کی کوشش نہ کرے۔

گرانڈ ٹرنک روڈ پر خزانچی کو لوٹنے والے لٹیرے گرفتار

ملزموں کے قبضے سے ۲۵ ہزار روپے برآمد ہوئے

لاہور ۱۴ ستمبر۔ کل صبح گرانڈ ٹرنک روڈ پر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی نقدی لیجاتے ہوئے ایک خزانچی پر جو ڈاکہ ڈالا گیا تھا۔ آج اس سلسلہ میں پولیس نے مزید گرفتاریاں کی ہیں۔ موٹر ڈرائیور کو کل ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ آج اس گروہ کے باقی ملزم بھی پکڑ لئے گئے ہیں۔ ملزموں کے قبضے سے ۲۵ ہزار روپے اور ۳۰۳ بور کی رائفل کی بعض گولیاں بھی برآمد ہوئیں۔ یاد رہے کہ ملزم ۳۲ ہزار روپے لے کر فرار ہو گئے تھے۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق سارے ملزم لاہور ہی کے رہنے والے ہیں۔ (سٹاف رپورٹر)

خلیل احمد ناصر بخیریت پہنچ گئے

نیویارک ۱۴ ستمبر۔ واشنگٹن (امریکہ) مسجد کے امام محترم چودھری خلیل احمد ناصر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت نیویارک پہنچ گئے ہیں۔

ربوہ میں ڈاکخانہ کھل گیا

ربوہ ۱۴ ستمبر۔ جماعت احمدیہ ربوہ کے امیر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ آج بعد دوپہر ربوہ میں ڈاکخانہ کھل گیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

پردہ

(۴)

(از مکرم چودھری محمود احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی)

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ ولیضربن بخمرھن اور یدنین علیھن من جلابیبھن ہیں دونوں جگہ اگر گھر سے باہر کے پردہ کا حکم ہے۔ تو ایک ہی مفہوم ادا کرنے کی غرض سے دونوں جگہ دو مختلف الفاظ کیوں استعمال کئے گئے۔ بلکہ دونوں الفاظ مثلاً خمر اور جلابیب کا اطلاق معنوی لحاظ سے ایک قسم کے کپڑے پر نہیں ہوتا۔ نیز دونوں کپڑوں کے اوپر لینے کا طریق بھی مختلف الفاظ میں ادا کیا گیا ہے۔ ایک جگہ لیضربن کا لفظ آیا ہے۔ اور دوسری جگہ یدنین کا لفظ دونوں کے مفہوم مختلف ہیں۔ لازماً یہ احکام دو مختلف مواقع کے لئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ خمر کے اوڑھنے کے حکم کا سیاق و سباق گھر کے ماحول کے ذکر سے پُر ہے۔ سو یہ حکم گھر میں پردہ کی ایک قسم کی پابندی کے متعلق ہے۔ نیز یدنین علیھن من جلابیبھن والا حکم گھر کے پردہ والے حکم کے ساتھ مفہوماً تطبیق نہ رکھنے کی وجہ سے باہر کے پردہ کے متعلق ہے۔ اور گھر میں چونکہ چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت ہے۔ اور باہر کے پردہ کا بیان گھر کے پردہ کے بیان سے مختلف ہے۔ جو لازماً یہ تجویز کرتا ہے۔ کہ باہر کے پردہ میں چہرہ کے ننگا رکھنے پر پابندی ہوگی۔ عقلاً بھی گھر سے باہر کے پردہ کی قید گھر کے پردہ کی قید سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ پھر یہ امر بھی کہ اپنے اوپر چادریں لٹکا یا کرو۔ تاتم پہچانی جا سکو۔ اور پھر یہ بھی کہ ایذا نہ دی جاؤ۔ گھر کے متعلق نہیں۔ بلکہ باہر کے ماحول کے متعلق ہی یہ امور کہے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ گھر میں پہچانے جانے کے لئے چادر یا گھر میں ایذا دیئے جانے یا نہ دیئے جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ان وجوہات کی بنا پر یدنین علیھن من جلابیبھن والی آیت گھر سے باہر کے پردہ کے متعلق ہے۔ اور ولیضربن بخمرھن گھر کے اندر رہ کر پردہ کی ایک قسم کی پابندی کے متعلق ہے۔ پھر ایک یہ بھی دلیل دی جاتی ہے۔ کہ اگر عورت کا چہرہ ڈھانپ کر باہر جانا لازمی ہو۔ تو عورتوں کو یہ حکم دینا کہ یغضضن من ابصارھن یعنی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ غیر ضروری ہے۔ پردہ میں آنکھیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ چہرہ ڈھکا ہوا ہونے کی صورت میں ان کو نیچے رکھ کر چلنا مشکل ہے۔ باہر بھیڑ اور دیگر ٹریفک کی وجہ سے گر جانے کا بھی خطرہ ہے۔

آیت یغضضن من ابصارھن کے سیاق و سباق سے واضح ہے۔ کہ یہاں صرف گھر سے متعلق اصول پردہ کا ذکر ہے۔ باہر کا نہیں۔ سو یہ حکم عورتوں کے گھر کے اندر رہنے کے اوقات کے لئے ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ گھروں میں صرف اپنی اوڑھنیاں ہی کافی نہ سمجھیں۔ بلکہ حیا یعنی آنکھوں کو نیچی رکھ کر گھر میں رہیں۔ اسی طرح حیا قائم رہے گی۔ علم النفسیات کی رو سے آنکھیں نیچی رکھنا شرم و حیا کی نشانی ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کسی کا عزیز آنکھیں اونچی کر کے اپنے بزرگ کے سامنے کھڑا ہو۔ تو اس کو بے ادب اور بے حیا کہا جاتا ہے۔ اگر مدرسہ میں ایک طالب علم نالائق ہے۔ تو کھیل کے میدان یا بازاروں میں پھرنے کے اوقات میں علم کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔ مدرسہ علم سیکھنے کا مرکز ہے۔ اور علم وہیں حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح گھر انسان کے لئے سب کچھ سیکھنے کا مرکز ہے۔ اگر گھر میں ہی آنکھیں پیشانی پر لگی ہوئی معلوم ہوں۔ اور آنکھیں پھاڑ کر بزرگوں کے سامنے جایا جائے۔ تو باہر جہاں انسان کے دل میں کسی کا ادب و احترام نہیں ہوتا۔ حیا کا نام بھی نہیں ہوگا۔

اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ غیر جب اجازت لے کر گھروں میں آتے ہیں۔ تو تم اوٹ سے یا پردہ کے پیچھے سے ان کو غور کی نظر سے نہ دیکھو۔ یہ اخلاقاً بھی بُرا ہے۔ اور تہذیب کے لحاظ سے بھی پسندیدہ نہیں۔ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ تم گھر میں کھڑے ہو کر باہر والوں کو نہ دیکھا کرو۔ حیا تمہارا زیور ہے۔ جس کا گھر تمہاری آنکھیں ہیں۔ اگر ان آنکھوں کو تم نے درسِ حیا دینے میں ناغہ کیا۔ تو سمجھو کہ حیا دگئی۔

حیا قدرت کی ودیعت کردہ ہے۔ اور اس کی بقا انسانی افعال کا مرہون ہے۔ بےشک مردوں کے لئے جو حکم ہے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کرو۔ اس کا اطلاق باہر بھی ہوتا ہے۔ کسی اصل کی تعمیل کے وقت اسکی روح کو دیکھا جاتا ہے۔ یہ تو نہیں کہ مردوں کو گھر میں آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم ہے۔ تو باہر نہیں۔ باہر تو بدرجہ اولیٰ اسکی ضرورت ہے۔ کیونکہ باہر غیر عورتیں پھر رہی ہوتی ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ ایک عام حکم کے متعلق یہ اصول ہے۔ کہ جہاں اسکی ضرورت پیش آئیگی۔ وہ وہاں ہی کے متعلق ہوتا ہے۔ اور وہاں اسکی تعمیل کرنا لازمی ہوتی ہے۔ جہاں ضرورت نہ ہو۔ وہاں اسکی تعمیل کا مطالبہ نہیں ہوتا۔ بوقت ضرورت عورتوں کو مردوں کے ساتھ کام کرنے کی اجازت ہے۔ ایسے موقع پر پردہ کی تھوڑی سی پابندی کی ضرورت ہے۔ اور آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم ایسے ہی موقع پر زیادہ حاوی ہے۔ برقعہ میں یا چادر لئے ہوئے بھی آنکھیں ایسی صورت میں کھلی رکھنا کہ جیسے کوئی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے۔ غیر ضروری اور معیوب بھی ہے۔ ہم مردوں کو ذاتی تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ خیال ہے کہ پردہ میں آنکھیں نیچی رکھنے کی ضرورت نہیں۔ میری رائے بھی ہے کہ ضرورت ہے۔

اور میں نے مضمون لکھتے وقت ایک دو خواتین سے پوچھا ہے۔ ان کی رائے بھی یہی ہے۔ کہ پردہ میں بھی آنکھیں نیچی رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ کہتی ہیں۔ کہ بعض دفعہ غلطی سے یا بےتوجہگی سے آنکھیں نیچی نہ رکھنے کی صورت میں ہمیں خود شرم محسوس ہوتی ہے۔ کہ پاس سے گزرنے والے لوگ کیا کہتے ہوں گے۔ یہ عورت کی اپنی فطرت کی آواز ہے۔ اور حیا کے اقتضاء کی وجہ سے ہی سو جہاں جہاں اور جتنی جتنی ضرورت ہو۔ آنکھیں نیچی رکھنے کے حکم کی تعمیل کر لینی چاہیئے۔

الا ما ظھر بھی قابل تشریح ہے۔ اس کے متعلق بھی یہی اصول ہے۔ کہ جہاں اسکی ضرورت پیش آئے۔ اسکی تعمیل کر لی جائے۔ یہ ایک عام حکم ہے۔ گھر میں یا باہر جو حصہ زینت مجبوراً ننگا رکھنا پڑے۔ اس پر کوئی گرفت نہیں۔ گھر میں چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت ہے۔ پھر اوڑھنی کے باوجود اور لباس پہننے کی حالت میں بھی عورت کے جسم کی زینت کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق رعایت دی ہے۔

باہر چادر لٹکانے کی حالت میں دونوں آنکھیں یا ایک آنکھ اگر دیکھنے کے لئے ننگی رکھنی پڑے۔ یا نقاب کا کپڑا پتلا ہو۔ تو اس میں چہرہ کی زیبائش نظر آتی ہے۔ اور آنکھیں بھی نظر آتی ہیں۔ اگر نقاب میں جالی کی آنکھیں ہوں۔ تو بھی آنکھیں نظر آتی ہیں۔ پھر مردوں کے ساتھ کام کرنے کی صورت میں بھی پردہ کی احتیاط پورے طور پر نہیں کی جا سکتی۔ ایک عورت جو بیمار ہو۔ ممکن ہے وہ پردہ کی پوری پابندی کے ساتھ باہر نہ پھر سکے۔ پھر چادر کے باوجود بھی جسم کی زینت کا اظہار ہوتا ہے۔

ان سب حالات کے لئے الا ما ظھر کی رعایت ہے پردہ کا کپڑا اوڑھنے کے باوجود بھی بعض لوگ ٹانگہ پر مستورات کو بٹھا کر ٹانگہ کے ساتھ بھی ایک کپڑا بغرض پردہ باندھ دیتے ہیں۔ وہ غیر ضروری ہے۔ ایک عام حکم بہرحال ایک مخصوص حکم کی تشریح کے ماتحت ہوگا۔ جب گھر میں اوڑھنی اور باہر چادر اوڑھنے کا حکم ہے۔ تو الا ما ظھر کی پابندی تبعی رعایت ہے۔ یہ کتنی غلطی ہوگی۔ کہ رعایت کو اصل سمجھ کر اسکی پابندی کی جائے۔ اور اصل حکم کو نظر انداز کر دیا جائے۔

پردہ کے عام اصول گھروں کے ماحول میں بیان فرمائے۔ عام عقل بھی یہ تجویز کرے گی۔ کہ حیا کے جس اقتضا کے بقا کی گھر میں ضرورت ہے۔ باہر اس کے بقاء کی کوشش کی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ اگر ان اصولوں مثلاً الا ما ظھر وغیرہ کا بیان گھر سے باہر کے پردہ کے احکام میں ہوتا۔ تو یہ نتیجہ نکالنے میں کوئی اصولی روک نہیں تھی۔ کہ گھر میں ان اصولوں کی ضرورت نہیں۔ یا پھر ان کو باہر کے احکام پردہ میں بھی اور گھر کے احکام پردہ میں بیان کرنا پڑتا۔ مگر خدائے حکیم نے ان کو گھر کے پردہ کے احکام میں بیان فرمایا۔ جس صورت میں کہ باہر ان کی پابندی فطرتاً لازمی محسوس ہوتی ہے۔

دراصل لوگ خواہش کے مطابق قانون ڈھونڈتے ہیں۔ چونکہ استثنائی صورت لازماً رعایت کی صورت ہوگی۔ اور اسکی پابندی بھی آسان ہوگی۔ لوگ استثنائی صورت کو اصول بنا لیتے ہیں۔ اور اصل اصول طاقِ نسیان کی زینت بنا کر رکھ دیا جاتا ہے۔

باہر کے پردہ کے متعلق اللہ تعالےٰ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ یٰایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنیٰ ان یعرفن ولا یؤذین۔ ترجمہ:۔ اے نبی اپنی بیویوں۔ بیٹیوں اور مومن عورتوں کو کہہ دے۔ کہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔ اس غرض سے کہ وہ پہچانی جائیں۔ اور ایذا نہ دی جائیں“۔ یہ امر واضح کرنے کے لئے کہ یہ آیات باہر کے پردہ کے متعلق ہیں۔ آیت کے یہ الفاظ کافی ہیں۔ فرمایا عورتیں چادریں لٹکا لیا کریں۔ تاکہ پہچانی جائیں۔ یہ بات صرف گھر سے باہر کے متعلق ہی ہے گھر میں تو ہر مرد گھر کی عورت کو پہچان لیتا ہے۔ خواہ وہ کیسے لباس میں ہو۔

پس اسلام نے پردہ کی کوئی قسم یا اس غرض کے لئے کوئی کپڑا معین نہیں کیا۔ ایک بڑا کپڑا اوڑھ لینا۔ جو اس طرز سے اوپر لیا جائے۔ کہ سارا جسم ڈھانپا جائے۔ اور چہرہ بھی اس کے ایک پلو کے لٹکانے سے ڈھانپا جائے۔ عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ آجکل کا پردہ۔ چادر کی ایک سنبھالی جانے والی شکل ہے۔

شکریہ احباب

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و مخلصین سلسلہ کی دعاؤں ہی کا فیض ہے۔ کہ مجھے ایک لمبی بیماری سے نجات ملی۔ ورنہ ڈاکٹروں نے اس پھوڑے یا الخاؤ کو کاربنکل جان کر جو علاج شروع کیا تھا۔ اس سے بہت خطرناک نتائج پیدا ہونے کا احتمال بھی تھا۔ بعض بزرگانِ سلسلہ جن میں حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا اسم گرامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے تو خط و کتابت سے بھی میری ڈھارس بندھاتے رہے۔ دوستوں نے خود بھی دعائیں کیں۔ اور دوسری طرف حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھتے رہے۔ سیالکوٹ کی جماعت نے تو انفرادی طور پر دعا کے علاوہ دو تین دفعہ اجتماعی طور پر بھی دعا کی۔ میرا دل ان سب احسانات۔ خلوص اور مروّت کے بدلے میں تشکر و امتنان سے لبریز ہے۔ میرا خدا ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو اپنی خاص برکات سے نوازے۔ جن کی دعائیں میرے دکھ میں میرے شامل حال رہیں۔ اور انہیں ہر قسم کے جسمانی اور روحانی ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ نیاز نشاں

(ثاقب زیروی)

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور

۱۵ ستمبر ۱۹۴۹ء

مخالفتِ پردہ کا نیا طریق

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب کوئی قوم کسی دوسری قوم پر سیاسی لحاظ سے مسلط ہو جاتی ہے۔ تو غلام قوم پر جو اثرات حکمران قوم کے پڑتے ہیں۔ انہیں اچھے بُرے کا امتیاز نہیں رہتا۔ بچاری غلام قوم کچھ اتنی پریشان سی ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اچھی باتوں کو بُرا اور حکمران قوم کی بُری باتوں کو بھی اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ اس کی بُری باتوں کو بھی غیر معلوم طور پر اپنانے لگتی ہے۔ اور اپنی اچھی باتوں سے بھی نفرت کرنے لگتی ہے۔ اس کی ذہنیت چونکہ متوازن نہیں رہتی۔ اول تو وہ اچھی اور بُری باتوں کا امتیاز ہی کھو بیٹھتی ہے۔ اور کہنے لگتی ہے کہ اگر یہ بات بُری ہوتی تو حکمران قوم اس کے باوجود اتنی ترقی کیوں کر لیتی۔ غلاموں کی ذہنیت اکثر اس حد تک مسخ ہو جاتی ہے۔ کہ بعض وقت صریح بداخلاقی اور بدالموادی کی باتیں بھی جو حکمران قوم پائی جاتی ہیں نیکی کی باتیں معلوم ہونے لگتی ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ایک محکوم قوم جس کی اپنی تہذیب ہوتی ہے۔ اور جس کا اپنا مستقل تمدن ہوتا ہے۔ جب محکوم ہونے کے بعد اپنے معیاروں سے پھسلنا شروع کرتی ہے۔ تو ذرا دقت محسوس کرتی ہے۔ اور اس میں بعض افراد جو سوچنے اور غور کرنے کا مادہ رکھتے ہیں نئی باتوں کے خلاف احتجاج بھی کرتے ہیں لیکن نئی باتیں ہر وقت سامنے آتے رہنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ سواد اعظم پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔ اور احتجاج کے باوجود لوگوں کے خیالات سے بڑھ کر ان کے اعمال میں بھی راہ پا لیتی ہیں۔

مختلف اقوام کا آپس میں جب میل جول ہوتا ہے۔ تو وہ ایک دوسرے پر ضرور اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور ہم مانتے ہیں کہ ایک دوسرے کی تہذیب و تمدن کا لین دین دنیا کی تہذیب و تمدن کی ترقی کے لئے نہائت اہم ہے لیکن جب آزاد قومیں آپس میں اس طرح کا لین دین کرتی ہیں تو اگرچہ ایک دوسرے سے کبھی کبھی بُری باتیں بھی لے لیتی ہیں۔ لیکن اس صورت میں زیادہ تر اچھی باتیں ہی اپنائی جاتی ہیں لیکن جب دو قوموں میں غلامی اور آقائی کا تعلق ہو۔ تو محکوم قوم کی قوت امتیاز چونکہ کمزور ہو جاتی ہے اور خود محکومیت ایک ٹھوس حقیقت بن جاتی ہے۔ اس لئے اکثر ایسی قوم اپنے آقاؤں کی تقلید بغیر سوچے سمجھے کرنے لگتی ہے۔ اور یہ نہیں دیکھتی یا دیکھ سکتی۔ کہ جو باتیں وہ لے رہی ہے ان کی فی الواقعہ قیمت کیا ہے۔

اس وقت دنیا میں مغربی اقوام کا طوطی بول رہا ہے۔ اور مشرقی ممالک جو کبھی تہذیب و تمدن کا گہوارہ تھے۔ ادبار و نکبت کے عمق میں گرے ہوئے ہیں۔ مغربی اقوام نے ان کو ہر طرح سے دبوچ لیا ہوا ہے۔ اور اب ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ ان کی وہی باتیں جو کبھی تمام زمانہ کے لئے نمونہ کا کام دیتی تھیں۔ صرف بے قیمت ہی ہو کر نہیں رہ گئیں بلکہ نہائت ضرر رساں نظر آنے لگی ہیں۔ ان ہی باتوں میں ایک عورتوں کا پردہ بھی ہے۔

جب دنیا پر مسلمانوں کا تسلط تھا اور ان کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی تھی۔ تو یہی پردہ نہ صرف مسلمانوں میں اچھی چیز سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ دوسری اقوام بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان تھیں۔ مسلمانوں نے تو قرآن کریم میں پردہ کا حکم نازل ہوتے ہی اسکو اختیار کر لیا تھا۔ اور ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ آہستہ آہستہ اعتدال کی حد سے بھی بعض وقت بہت آگے نکل گئے۔ اور اور بعض صورتوں میں عورتوں پر پردہ کے بہانے سے ایسی پابندیاں بھی عائد کر دیں جو ناواجب تھیں چنانچہ ہندوستان میں دہلی اور لکھنو کا مبالغہ آمیز پردہ اسی قسم کا تھا۔ جو خاص حد تک تکلیف دہ تھا یونہی کے نازک مزاج امراء نے اس میں بہت سی نزاکتیں داخل کر دی تھیں۔ ایسا پردہ جسمیں عورتوں کو بالکل بے دست و پا کر دیا جائے۔ جس میں گھر سے کبھی باہر نکلنے کی اجازت نہ ہو جس میں اگر عورتیں باہر جانے لگیں۔ تو محلہ بھر میں پہلے شہر خموشاں سا عالم پیدا کرنے کی ضرورت ہو نہ تو اسلامی پردہ ہے۔ اور نہ کوئی کٹر سے کٹر ملّا بھی آجکل اس کا پابند ہے۔ اگر اسکو مغرب کا اثر بھی کہا جائے۔ تو ہم مانتے ہیں۔ کہ یہ اثر کوئی بُرا اثر نہیں ہے۔ اسلام ایسے پردے کی حمائت نہیں کرتا جس میں عورتوں کو گھروں کی چار دیواری میں قید و بند کر دیا جائے۔ اور ان کو کبھی تازہ ہوا کھانے یا ضروریات کے لئے مناسب لباس میں گھر سے باہر جانے کی اجازت نہ ہو۔

اسلامی پردہ کہاں تک ہونا چاہیئے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں اس بات کا فیصلہ کرنا علماء کا کام ہے۔ آجکل چونکہ اس مسئلہ پر بحث بار بار چھیڑی جاتی ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ پاکستان میں حکومت علماء کی ایک ایسی کمیٹی مقرر کرے۔ جو شریعت کے مطابق پردے کے ایسے قواعد بنائے جن کو بذریعہ تبلیغ یہاں رواج دینے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ جہاں تک ممکن ہے اس میں یکسانی پیدا ہو جائے۔ اور جو غلط اور جذباتی بحثیں اس کے متعلق ہو رہی ہیں۔ وہ اپنی ضرر رسانی سے غیر مسلح ہو جائیں۔

اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک طبقہ جو موجودہ مغربی ترقیوں کو دیکھ کر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو چکا ہے۔ کہ مسلمان قوم کے ادبار و زوال میں پردہ کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ وہ بلا سوچے سمجھے پردے کے خلاف ہو گیا ہے۔ اور ہر حیلے بہانے اس کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ ہمیں اس کی نیت پر شک نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ یہ طبقہ جو مختلف طریقوں سے پردے کے خلاف واویلا کرنے میں مصروف ہے۔ نہ تو اسلامی شریعت کی پروا کرتا ہے۔ اور نہ کسی معقول بات کو سننے کے لئے تیار ہے۔ وہ اپنے دل میں یہ فیصلہ کر چکا ہوا ہے۔ کہ پردہ بہت بُری چیز ہے اور قوم کی ترقی کے راستہ میں حائل ہے۔ اس لئے وہ کسی طرح بھی اس معاملہ پر معقول طریقے سے سوچنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ پردے کی مخالفت میں صرف جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جہاں سے بھی اور جس طرح سے بھی اسکو اس غرض کے لئے مواد ملتا ہے۔ وہ اصولی بحث کو نظر انداز کر کے اس مواد کو استعمال کرتا ہے۔ اور عوام کی رائے کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس طریق کار میں ہر قسم کا مغالطہ ڈال کر اپنا مقصد حاصل کرنا جائز ہے۔ اور بعض بزرگ جو اس طریق کار کے زیادہ ماہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ خود اللہ تعالےٰ اور اسلام کے نام پر اب پردے کے خلاف اس انداز سے خامہ فرسائی کرنے لگے ہیں کہ ذرا بھی بے پروائی سے پڑھنے والا ان کے جال میں فوراً گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس طریق کار کا ایک ضمنی انداز یہ بھی ہے کہ "مروجہ پردہ" کو زیب عنوان بنایا جاتا ہے چونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ بعض معتدل حالات میں اسلامی پردہ کو مبالغہ آمیزی سے مضحکہ خیز حد تک پہونچا دیا گیا۔ اس لئے مخالفین پردہ کو "مروجہ پردہ" کے عنوان کے پردے میں اپنی انتہائی نفرت کے اظہار کا آسان ترین اور مؤثر ترین ذریعہ ہاتھ آتا ہے۔ چنانچہ ہم اس طریق کار کی ایک بیّن مثال ایک ہفت روزہ سے پیش کرتے ہیں لکھا ہے۔

"پردے کے حامی کچھ بھی کہیں۔ اور ان کا جو جی چاہے لکھیں۔ اس وقت پردہ کی جو شکل اور عصمت و عفت کے تحفظ کے نام سے عورتوں کو جس طرح محبوس رکھا جاتا ہے۔ یہ چیز اب زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔ پردہ اب اٹھ کر رہے گا۔ اور دنیا کی کوئی قوت پاکستان کی مسلمان عورت کو اس راہ پر گامزن ہونے سے نہیں روک سکتی۔ جس پر ان سے پہلے ترکی مصر و ایران کی مسلمان عورتیں چل چکی ہیں۔"

ذرا اس بات پر غور فرمایئے شروع میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے صاحب صرف پردہ کی موجودہ اور مروجہ شکل کے خلاف ہیں ویسے اسلامی پردہ کے خلاف نہیں ہیں۔ لیکن عبارت کے آخیر تک پہنچنے پر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ پاکستان کی مسلمان عورتوں کو بھی اسی بے پردگی کے عالم میں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ جس میں ترکی مصر اور ایران کی مسلمان عورتیں متمکن ہو چکی ہیں۔ یعنی خواہ ترکی مصر اور ایران کی عورتوں نے یورپین اقوام کی سی بے پردگی اختیار کر لی ہو۔ اور خواہ ان کی یہ آزادروی کسقدر بھی اصول اسلام کے خلاف ہو پاکستان کی عورتوں کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا ہو گا۔ یہاں صرف مروجہ پردہ کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ سرے سے "پردہ" کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اور مغالطہ یہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آخر ترکی، مصر اور ایران بھی تو اسلامی ممالک ہی ہیں وہاں بھی تو مسلمان علماء موجود ہیں۔ اگر اسلام میں کوئی پردہ ہوتا تو وہاں کی عورتیں کیوں بے پردگی اختیار کرتیں۔ پاکستان کے مسلمان کوئی ان سے زیادہ مسلمان تو نہیں اور زیادہ تو اسلام کو نہیں سمجھتے۔

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں عرض کیا تھا کہ اس امر میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ اسلام میں پردہ کا حکم ہے۔ اس لئے پردے کے حدود کے متعلق تو بحث ہو سکتی ہے ورنہ کوئی اسلامی حکم کے علی الرغم سرے سے پردے ہی کے خلاف ہے۔ تو اس کو جرأت کر کے اس کا صاف صاف اعتراف کرنا چاہیئے تاکہ اسلام کے موقف اور غیر اسلامی موقف کے حسن و قبح پر بھی بحث ہو سکے۔ اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک فطرتی دین ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جو اصول اس نے پیش کئے ہیں۔ وہ انسانی زندگی کے صحیح ارتقا کے لئے بہترین ہیں دنیا کا کوئی فلسفہ یا دین اس سے بہتر اصول پیش نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ عورتوں کے لئے پردہ ضروری ہے اور انسانی سوسائٹی میں توازن قائم رکھنے کے لئے اسلامی اصولوں کی حد تک پردہ اختیار کرنا عین فطرت کے مقتضیات سے ہے۔ محض جذباتی طریق سے پردہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا نہ صرف سلامت روی ہی کے خلاف ہے بلکہ عملی لحاظ سے بھی نقصان دہ ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک تازہ خطبہ

حضرت مسیح موعودؑ سے مسائل میں اختلاف کا جواز

حضرت مسیح ناصریؑ کی پیدائش کا مسئلہ

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔)

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اپنے خطبہ جمعہ بمقام کراچی مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۴۹ء میں اپنے ترجمہ و تفسیر قرآن کریم کی نظر ثانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"یہ بالکل صحیح امر ہے کہ ہم نے حضرت مرزا صاحب کو مجدد بھی مانا۔ مہدی اور مسیح بھی مانا۔ مگر ہم نے ان کو اپنا پیر کبھی نہیں مانا۔ ہم تو ان کے ساتھ بھی اختلاف کر لیتے تھے نواب صاحب منگرول کو اس سلسلہ کے ساتھ انس اور محبت تھی۔ بہت حد تک وہ تحریک احمدیت کو صحیح سمجھتے تھے۔ ہم ان کے پاس گئے تو ایک مولوی نے ان کو اکسایا کہ یہ لوگ جن کی آپ اس قدر عزت و تکریم کرتے ہیں اور جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود مانا ہوا ہے وہ تو اپنے مسیح موعود سے بھی اختلاف کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) تو حضرت مسیح ناصری کا باپ نہیں مانتے اور یہ (یعنی مولوی محمد علی صاحب) مسیح کا باپ مانتے ہیں۔ نواب صاحب نے یہی سوال مجھ پر کیا۔ تو میں نے جواب میں کہا کہ اسی سے اندازہ کر لیجئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو آنکھیں بند کر کے نہیں مانا۔ سوچ سمجھ کر مانا ہے۔ ہم نے اگر حضرت مرزا صاحب کو چودھویں صدی کا مجدد مانا ہے تو کھلی آنکھوں سے مانا ہے اور یہ آنکھیں اب بھی کھلی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی سب چیزوں پر قرآن کریم کو مقدم قرار دیا۔ اس لئے اگر قرآن کی صراحت سے ایک بات نظر آ جائے تو ہم حضرت مسیح موعود سے بھی فروعی باتوں میں اختلاف کر لینا جائز سمجھتے ہیں۔ بشرطیکہ اس کے لئے قوی وجوہ ہوں۔"

(پیغام صلح مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۴۹ء صفحہ ۶)

اوپر کی عبارت کو جو جناب مولوی محمد علی صاحب کے تازہ خطبہ سے نقل کی گئی ہے۔ دوست غور کی نظر سے مطالعہ کریں۔ اس عبارت کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بعض باتوں میں اختلاف ہے بلکہ وہ اس اختلاف کو اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے ہیں۔ ناظرین غور کریں کہ اوپر کی عبارت کا اس کے سوا کوئی اور مطلب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی معقول انسان اس کے سوا کوئی اور مطلب لے سکتا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خدا کی طرف سے اس زمانہ کے لئے حَکَم و عَدْل ہو کر آئے تھے قرآن شریف کی کسی آیت سے ایک استدلال کریں اور کوئی دوسرا شخص اسی آیت سے کوئی اور استدلال کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام والے استدلال سے مختلف ہی نہیں بلکہ اس کے صریح خلاف اور اس سے متضاد ہو تو جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اس صورت میں بھی یہ بالکل جائز اور ممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قرآنی استدلال غلط ہو اور اس کے مقابل پر دوسرے شخص کا استدلال درست اور صحیح ہو۔ تو اس صورت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر تیرہ سو سال کے انتظار کے بعد آنے والے مامور ربانی اور مصلح رحمانی کے ارشادات کا یہی مقام ہے کہ اس کے قرآنی استدلالات عام لوگوں کے استدلالات کے مقابلہ پر بھی غلط ہو سکتے ہیں تو پھر ایسے شخص کا حَکَم و عدل ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور ایسے شخص کو مبعوث کر کے خدائے حکیم نے کس اصلاح کا ارادہ فرمایا ہے؟

یہ بالکل درست ہے کہ قرآنی علوم کے خزانے لامحدود ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ ختم نہیں ہو گئے بلکہ آپ کے آنے سے ان کا دروازہ اور بھی زیادہ وسیع ہو گیا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ ان علمی انکشافات کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی شخص اٹھ کر ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا دم بھرے اور دوسری طرف اس بات کا مدعی ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلاں قرآنی آیت سے جو استدلال کیا ہے وہ غلط اور باطل ہے اور اس کے مقابل پر میرا استدلال درست اور صحیح ہے۔ اگر ایسا ہو تو مذہبی دنیا سے امان اٹھ جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایک عبث فعل سے زیادہ حقیقت نہ رکھے۔ پس آپ کے بعد بھی قرآنی علوم کے خزانوں کا منہ کھلا رہنا یقیناً درست ہے مگر اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ایک استدلال جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہیں کیا وہ کوئی بعد میں آنے والا شخص خدا سے توفیق پا کر کرے یا ایک نکتہ معرفت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظاہر نہیں فرمایا وہ کسی بعد میں آنے والے کے ذریعے ظاہر ہو جائے وغیر ذالک۔ یہ رستہ قیامت تک کھلا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے اس رستہ کو ہرگز بند نہیں کیا بلکہ اور بھی زیادہ کھول دیا ہے اور یہی اس قرآنی آیت کا منشاء ہے کہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ یعنی ہمارے پاس ہر چیز کے لاتعداد خزانے جمع ہیں مگر ہم انہیں آہستہ آہستہ ایک خاص اندازے کے مطابق نازل کرتے ہیں۔

پس لاریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نئے معارف کا انکشاف ہو سکتا ہے اور ضرور ہو سکتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی شخص اٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استدلال کو غلط قرار دے اور اس کے مقابل پر اپنے استدلال کو صحیح گردانے۔ یہ تباہی اور ہلاکت کی راہ ہے جس سے ہر سچے مومن کو پرہیز کرنا چاہئے۔ کیا جناب مولوی محمد علی صاحب پر حقیقۃً نئے علوم اور فی الواقع نئے معارف کا دروازہ بند ہو چکا ہے کہ وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اختلاف کر کے اور آپ کے استدلال کو نعوذ باللہ غلط قرار دے کر ہی مجتہد بننا چاہتے ہیں؟ مولانا! اگر سچا مجتہد بننا ہے تو نئے استدلال لائیے اور قرآن کی گہرائیوں میں غوطہ لگا کر اچھوتے معارف دنیا کے سامنے پیش کیجئے جس کے لئے آج دنیا کے سینے پیاس کی تپش میں جل رہے ہیں۔ مگر خدارا! اس آگ کے کھیل سے نہ کھیلئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فلاں آیت سے جو استدلال کیا تھا وہ غلط تھا اور میں اس کے متعلق صحیح استدلال پیش کرتا ہوں۔ معاف کیجئے آپ کے اس دعویٰ سے تو شبہ ہوتا ہے کہ شاید آپ کی ساری تفسیر میں صرف مسیح ناصری کے باپ ہونے کا نکتہ ہی ایک ایسا عجیب و غریب نکتہ ہے جس میں آپ نے بزعم خود دنیا کے سامنے ایک نیا خیال اور ایک اچھوتا نظریہ پیش کیا ہے (گو حقیقتاً یہ بھی کوئی نیا خیال نہیں کیونکہ آوائل میں خود حضرت خلیفہ اوّلؓ کا بھی یہی خیال تھا جو آپ نے بعد میں حضرت مسیح موعودؑ کے عقیدہ کی وجہ سے ترک کر دیا) اور یہ کہ اس کے سوا کوئی اور نکتہ ایسا نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر سے باہر جا کر آپ نے لکھا ہو یقیناً یہ کوئی اچھا منظر نہیں ہے جو آپ دنیا کے سامنے پیش فرما رہے ہیں۔

پھر محترم مولوی صاحب! کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حَکَم ہونے کا منصب محض قیاسی یا حدیثوں کے اقوال پر مبنی نہیں ہے بلکہ خدائے علیم و قدیر کی صریح وحی میں بیان ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔"

(تذکرہ صفحہ ۷۸۳ بحوالہ اربعین)

اور دنیا جانتی ہے کہ حَکَم وہ ہوتا ہے جو خدا کی طرف سے تمام اختلافی امور میں فیصلہ صادر کرنے کا منصب رکھتا ہو اور اس کا فیصلہ واجب العمل بھی ہو۔ اور مسیح موعودؑ کے متعلق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ وہ صرف حَکَم ہی نہیں ہوگا بلکہ عَدْل بھی ہوگا (صحیح بخاری) یعنی اس کا ہر فیصلہ صرف واجب العمل ہی نہیں ہوگا بلکہ درست اور صحیح بھی ہوگا۔ مگر حَکَم لفظ کے متعلق ہمیں اپنی طرف سے تشریح پیش کرنے کی ضرورت نہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں:-

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے

ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۲ حاشیہ)

کیا ان الفاظ سے زیادہ واضح اور زیادہ زوردار الفاظ ممکن ہیں؟ پس ان حالات میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ فرمانا اور اس پر فخر کرنا کہ ہم تو حضرت مسیح موعودؑ سے بھی اختلاف کر لیتے ہیں اور یہ کہ مسیح ناصری کے بے باپ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق ہمارا عقیدہ حضرت مسیح موعود کے عقیدہ کے خلاف ہے ایک ایسی جرأت ہے جس کا ارتکاب غالباً آج تک کسی تابع نے اپنے مامور متبوع کے متعلق نہیں کیا ہوگا۔ اے کاش جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی آزاد خیالی کے جوش میں یہ الفاظ نہ فرماتے جن کے متعلق میں ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے آنکھیں اونچی کرنے کے قابل نہیں رہنے دیں گے۔ جناب مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہئیے کہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں تو کسی عالم یا مجتہد کا ذکر نہیں کرتے بلکہ خدا کے مسیح اور مہدی اور مصلح و مامور کا ذکر کرتے ہیں جسے موجودہ زمانہ کے فاسد خیالات کے لئے حَکَم و عَدَل بنا کر بھیجا گیا ہے پس خواہ ہمارے درمیان نبوت وغیرہ کے مسائل میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو کم از کم یہ بات تو فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم و عدل تھے۔ ہاں وہی حکم عدل جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم و عدل کے الفاظ سے یاد کیا اور پھر وہی حکم و عدل جسے خود خدائے ذوالعرش نے حَکَم کے نام سے پکارا پس مکرم مولوی صاحب! خدا کے لئے سنبھلئے۔ خدا کے لئے سنبھلئے۔ آپ کے ساتھ خواہ کتنی ہی قلیل جماعت ہے بہرحال آپ کو ایک پارٹی کی قیادت حاصل ہے اور آپ کی لغزش ان لوگوں کی لغزش کا موجب ہو سکتی ہے جو گو ہمیشہ تو نہیں مگر عموماً آپ کی ہدایت کی طرف دیکھتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر آپ اب بظاہر اپنی آخری عمر کو بھی پہنچے ہوئے ہیں جبکہ دنیا میں آزاد خیالی کی واہ واہ کی نسبت آپ کو آخرت کی زیادہ فکر ہونی چاہئیے۔ خدا جانتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ طعن کے رنگ میں نہیں لکھے بلکہ آپکی سچی ہمدردی میں نیک نیتی کے خیال سے لکھے ہیں۔ خدا کرے کہ میری یہ دور کی صدا آپ کے دل کی گہرائیوں میں کوئی گونج پیدا کر سکے۔ ورنہ ما علینا الا البلاغ۔

بالآخر میں حضرت مسیح ناصری کی بے باپ ولادت کے متعلق دو مختصر سے حوالے پیش کرتا ہوں تا اگر جناب مولوی محمد علی صاحب نہیں تو کم از کم کوئی اور تشنگی ہوئی روح ہی ان سے روشنی حاصل کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

خلقه الله من غير اب

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۳)

"یعنی خدا نے مسیح ناصری کو بے باپ کے پیدا کیا۔"

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں اور دلیل دے کر فرماتے ہیں:-

"من عقائدنا ان عيسٰى ويحيٰى قد ولدا على طريق خرق العادة .... فاوّل ما فعل لهذه الارادة هو خلق عيسٰى من غير اب بالقدرة المجردة فكان عيسٰى ارهاصًا لنبيّنا وعلمًا لنقل النبوة۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰ و ۷۲)

"یعنی یہ بات ہمارے عقائد میں داخل ہے کہ عیسےٰؑ اور یحییٰؑ دونوں معروف پیدائش کے طریق سے مختلف صورت میں پیدا ہوئے تھے (یعنی عیسےٰؑ تو بے باپ کے پیدا ہوئے اور یحییٰؑ ایک بہت بوڑھے باپ اور بانجھ ماں کے گھر پیدا ہوئے) ..... خدا تعالےٰ چونکہ بنی اسرائیل سے نبوت منتقل کر کے بنو اسمٰعیل کی طرف لانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے عیسےٰؑ کو بغیر باپ کے محض اپنی قدرت کے زور سے پیدا کیا اور اس طرح عیسےٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک قبل از وقت ظاہر ہونے والی علامت بن گئے۔ اور بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کی طرف منتقل ہونے والی نبوت کا نشان قرار پا گئے۔"

اب دیکھو یہ حوالہ کتنا واضح اور کتنا زوردار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ اپنا کوئی رسمی خیال پیش نہیں فرماتے بلکہ اس خیال کو اپنے عقائد کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ اور پھر مجرد دعوےٰ کے بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس دعوےٰ کی دلیل اور حکمت بھی بیان فرماتے ہیں اور وہ یہ کہ حضرت عیسےٰؑ کا بے باپ کے پیدا ہونا خدا کی خاص تقدیروں میں سے ایک تقدیر تھا جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے واسطے ایک نشان قائم کرنا چاہتا تھا۔ اگر ایسا واضح اور مدلل اور پُر حکمت عقیدہ بھی جو ایک مامور من اللہ نے ظاہر کیا ہے۔ ایک عام شخص کی قیاس آرائی سے رد ہو سکتا ہے تو یہ دین جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کو مبارک ہو۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اس "آزاد خیالی" سے محروم ہیں اور اس محرومی کو ہی اپنے لئے باعث برکت اور باعث عزت خیال کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تحفہ گولڑویہ والے حوالہ کو پھر دوبارہ درج کر کے اس مختصر سے نوٹ کو ختم کرتا ہوں۔ مخلصین توجہ کے ساتھ مطالعہ فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔"

بس میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

رتن باغ لاہور ۱۲/۹/۴۹

سالانہ اجتماع تنظیم

۳۰-۳۱-اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

"پہلے خدام الاحمدیہ کی تنظیم مکمل ہونی چاہئیے اس کے بعد اگلا قدم کام لینے کا ہے" (حضرت امیرالمؤمنین)

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی اغراض میں ایک غرض یہ بھی تھی کہ جماعت کے فعال طبقہ یعنی نوجوانوں کو پورے طور پر منظم کیا جائے تا جماعت کے کام ایک تنظیم کے ماتحت اور تھوڑے وقت میں مکمل ہو سکیں۔ اس طرح نوجوان طبقہ ایک طرف تو بزرگوں کی زیر نگرانی کام سے واقفیت حاصل کرلے گا اور دوسری طرف ان کو سرانجام دینے میں جماعت کے ذمہ دار عہدیداروں کے لئے ایک قوی بازو ثابت ہوگا۔

۴۷ء کے فسادات کے بعد ہماری تنظیم میں بھی ایک بڑی حد تک کمزوری آگئی تھی۔ اور ابھی تک یہ تنظیم پورے طور پر مکمل نہیں ہوئی جس کی وجہ سے وہ مقصد ابھی تک حاصل نہیں ہوا جس کے لئے خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ بعض مقامات پر تو مجالس خدام الاحمدیہ اچھا کام کر رہی ہیں اور ان میں تنظیم ہے۔ لیکن ہمیں تو ساری مجالس کو منظم کرنا ہے اور جب تک ہماری تنظیم مکمل نہیں ہوتی ہم کوئی ٹھوس کام نہیں کر سکتے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام قائدین اور جماعت کے عہدہ داران سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ کوئی ایسا احمدی نوجوان جس کی عمر پندرہ اور چالیس سال کے درمیان ہو اس تنظیم سے باہر نہ رہے۔ اراکین کو قرب مکانی کے لحاظ سے دس دس کے احزاب میں تقسیم کر کے ان پر سائق مقرر کریں۔

ہر مجلس کے پاس اس کے اراکین کی مکمل فہرست ہونی ضروری ہے اور اس فہرست کی ایک نقل مرکز میں آجانی چاہئیے۔

تنظیم مکمل ہونے پر کام میں بہت زیادہ سہولت پیدا ہو جائے گی۔ مجالس ایک خاص ہفتہ اس کے لئے مقرر کر کے اس دن اپنے حلقہ کے نوجوانوں کا جائزہ لیں۔ ہر احمدی نوجوان مجلس کا رکن ہے۔ فارم پر کرنے کا سوال ہی نہیں۔ مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

احمدیت کی ننھی کتاب کی ضرورت

اگر کسی صاحب کے پاس "احمدیت کی ننھی کتاب" موجود ہو (جس میں نظم "مل کے جائیں ہم قادیان کو" درج ہے) تو وہ براہ کرم مجھے عاریتاً یا قیمتاً پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔

(صوفی) مطیع الرحمٰن بنگالی جودھامل بلڈنگ لاہور

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اخویم مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب واقف زندگی نیروبی کے ہاں ۳ تبوک ۱۳۲۸ھش کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو نیک اور فرخندہ اختر بنائے۔ اور بابرکت عمر عطا فرمائے۔ خاکسار نورالحق مبلغ

پتہ مطلوب ہے

مکرمی محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن فیروزپور اپنے موجودہ پتہ سے نظارت کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو تو مہربانی فرما کر وہ بھی مطلع فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

نظارت بیت المال ربوہ

تربیت و اصلاح

جو شخص مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتا اس کے پیر اگر سونے پر بھی پڑیں گے تو وہ لوہا بن جائے گا۔ کجا یہ کہ پیتل کو وہ سونا بنا دے۔

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۱ء)

مشرقی پاکستان

(۲)

ثانوی تعلیم

اگرچہ ثانوی تعلیم کے لئے ۳۴ سرکاری اور ۲۶۰ داغیر سرکاری اسکول موجود ہیں۔ لیکن اس سال سلہٹ میں ایک نیا ہائی اسکول اور کھولا گیا ہے لڑکیوں کا انڈین ہائی اسکول جو اب تک ایڈن انٹرمیڈیٹ کالج کی عمارت میں قائم تھا۔ قمر النساء گرلز ہائی اسکول میں مدغم کر دیا گیا ہے کھلنا اور جیسور کے ضلع اسکولوں اور ڈھاکہ کے قمر النساء گرلز ہائی اسکول کی کل جماعتوں میں اردو کے ذریعہ سے تعلیم دینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ حکومت ایسی کلاسیں کھولنے کی منظوری دے چکی ہے۔

حکومت مشرقی بنگال نے مشرقی بنگال کی ثانوی تعلیم کے بورڈ کی مالیات کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور صوبہ میں ثانوی تعلیم کے نظم و نسق کا مسودہ قانون حکومت کے زیر غور ہے

ابتدائی تعلیم

اس صوبہ کے چودہ اضلاع میں ابتدائی تعلیم مفت دی جا رہی ہے۔ نیز ضلع چٹاگانگ کے دو تھانوں میں مفت ابتدائی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے تقسیم کے بعد احسان اللہ انجنیئرنگ اسکول کو ایک اعلیٰ درجہ کا انجنیئرنگ کالج بنا دیا گیا ہے یہاں ڈگری اور ڈپلوما کورس دونوں کی تعلیم کے انتظامات موجود ہیں اور یہ کالج عمدگی سے چل رہا ہے۔ اس کالج کے لئے جدید ترین قسم کا ساز و سامان سمندر پار سے منگایا جا رہا ہے

تجارتی تعلیم

تجارتی تعلیم کے سلسلہ میں اس سال جگن ناتھ انٹرمیڈیٹ کالج میں بی۔ کام کے درجے کھول دیئے گئے ہیں اور ڈھاکہ انٹرمیڈیٹ کالج چٹاگانگ کمرشیل کالج اور ڈھاکہ یونیورسٹی میں تجارتی تعلیم کے انتظامات پہلے سے موجود ہیں۔ اس سال سلہٹ کے ایم سی کالج میں بھی تجارتی تعلیم کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔

جگہ کا مسئلہ

قیام پاکستان کے بعد پہلا سال زیادہ تر منصوبے بنانے اور اسکیمیں مرتب کرنے میں صرف ہوا۔ لیکن دوسرے سال کے دوران میں ان میں سے چند بڑی اسکیموں پر عمل درآمد شروع ہو گیا۔

مشرقی پاکستان کے پایۂ تخت کے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ رہنے کے لئے مزید مکانات اور دفتروں کے تجارتی، صنعتی اداروں نیز اسکول کالجوں، ہوسٹلوں اور دوسرے متعدد اداروں کے لئے مزید مکانات مہیا کئے جائیں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے انجنیئر مستقل اور نیم مستقل عمارتیں تعمیر کرنے میں مصروف ہیں۔ تقریباً ۷۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے ۳ منزلہ عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ جن میں ۴۰۵ فلیٹ ہوں گے ۵۷ فلیٹ دو کمروں والے اور ۸ تین کمروں والے۔ امید ہے کہ ایسی ہی اور ۳ منزلہ عمارتوں کی تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔ یونیورسٹی کے ۵۰۰ طالبعلموں کے لئے عارضی ہوسٹل اور نرسوں اور ڈاکٹروں کے طالبعلموں کے لئے نیم مستقل شیڈ تعمیر ہو چکے ہیں ان کے علاوہ میڈیکل کالج کی عمارت میں وسیع پیمانہ پر اضافے اور تبدیلیاں کی گئی ہیں تقریباً ۴ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیجگاؤں میں ایک مرکزی میڈیکل اسٹور تعمیر ہو رہا ہے یونیورسٹی ہال کی عمارتوں میں سے جگن ناتھ ہال نامی عمارت کو جس سے عارضی طور پر لیجسلیٹو اسمبلی ہال کا کام لیا گیا تھا۔ بالکل نیا بنا دیا گیا ہے۔

چٹاگانگ کھلنا نیز دیگر دور افتادہ مقامات پر تعمیر کے ایسے ہی کام ہو رہے ہیں چٹاگانگ میں تیس قسم کی جھونپڑیاں تعمیر کی گئی ہیں اور کشتیا میں کلرکوں کے لئے عارضی کوارٹر نیز شہری رسد کے محکمہ کے لئے غذا رکھنے کے پندرہ مزید گودام زیر تعمیر ہیں

تعمیر کی حسب ذیل اسکیموں پر بہت جلد عمل درآمد ہونے والا ہے:-

دولت پاکستان بنک کے افسران اور عملہ کے لئے کوارٹر تاکہالی کے نئے ہیڈ کوارٹر فیجدی میں افسران اور عملہ کے لئے کوارٹر۔ نئے سرے سے ہر فلور کا وارڈ کھولنے کی غرض سے ڈھاکہ کے منفرد ہر چھوں پہ ایک بالائی منزل کی تعمیر اور یونیورسٹی کے اساتذہ کے لئے پچیس ۲۵ کوارٹروں کی تعمیر

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۱۲۱۵ میں مستری غلام محمد ولد مستری پیر بخش صاحب عمر ۶۵ سال سکنہ دوالمیال جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۶-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ایک کچا مکان تین مرلہ میں مالیت ایک ہزار روپیہ ہے اسکے (ایک بٹہ دس) ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ اسکے علاوہ میری جو آمد ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا لہذا اس کچے مکان کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ جو ایک سو ۱۰۰/- روپیہ بنتا ہے ادا کرتا ہوں۔

العبد۔ بقلم خود غلام محمد دوالمیال۔ گواہ شد مولوی عبد المجید صاحب عطاپوری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گواہ شد:۔ منشی مولا بخش صاحب سیکرٹری امور عامہ پنڈ دادنخاں ضلع جہلم

وصیت نمبر ۱۱۲۱۶ میں ملک محمد عبد اللہ خان ولد ملک اللہ دتا صاحب عمر ۶۵ سال دوالمیال جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۶-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

چھتیس ۳۶ کنال اراضی بحساب آٹھ سو روپیہ فی بیگھہ		۷۲۰۰/-
واہیال ۱۴ بیگھہ	۵۰۰/- روپیہ	۷۰۰۰/-
ملیس ۳ کنال	۳۰۰/- روپیہ	۲۰۰/-
ڈگو میں ۱/۲ ۱ کنال بیگھہ	۱۰۰۰/- روپیہ	۱۵۰۰/-
مکان رہائشی دوالمیال		۷۰۰/-
کل جائداد		۱۷۳۰۰/-

میری ماہوار آمدن مبلغ ۲۷/۸/- ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن کے نام ارسال کرتا رہوں گا۔ اور کمی و بیشی کی حالت میں دفتر ہذا کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد۔ عبد اللہ گواہ شد:۔ غلام محمد خاں۔ گواہ شد:۔ جمعدار عبد اللہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۲۱۷ میں عبد العزیز ولد عبد اللہ خاں عمر ۲۰ سال ساکن دوالمیال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۶-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے، فوجی ملازم ہوں۔ مبلغ ۱۱۴/- روپیہ یکصد چودہ روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہونگا میرا جمع شدہ روپیہ کل دو ہزار پانچ سو روپیہ ہے ۲۵۰۰/- روپیہ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہوگی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ عبد العزیز گواہ شد:۔ عبد اللہ ولد عبد العزیز گواہ شد:۔ جمعدار عبد اللہ بقلم خود

وصیت نمبر ۹۳۲۲ میں سیدہ سکینہ اختر بانو زوجہ ابو الفیض خان شبلی صاحب قوم سیدہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال ساکن ناگور ضلع مدھوبنی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۰-۵-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات نقرئی مبلغ ۲۵۰/- روپیہ اور حق مہر جو میرے خاوند محترم مولوی ابو الفیض صاحب شبلی کے ذمہ واجب الادا ہے مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے ۱۰۰۰/- اسی طرح میرے شوہر موصوف نے شادی کے وقت ۵۰۰/- روپے کے زیورات کا وعدہ کیا تھا۔ جو اب تک نہیں دیئے ہیں اور ان کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس طرح کل جائداد کی قیمت ۱۷۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز۔ بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:۔ دستخط سیدہ سکینہ اختر بانو

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ A. F. Khan Chaudhury B.A.B.T

وصیت نمبر ۱۱۰۷۲ میں غلام محمد پرویز ولد میاں نور محمد صاحب محلہ برجی والہ مگھیانہ ضلع جھنگ حال کلرک ریلوے اسٹیشن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ

۲۶/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارا میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ -/۸۰ روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد: غلام محمد پر ویز گواہ شد: محمد شفیع موصی حال گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد شاہ محمد موصی بکنگ کلرک۔

وصیت نمبر ۱۱۹۲۱ میں نور احمد ولد علی بخش صاحب عمر ۳۰ سال چک ۸۹/J.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۱۴ کنال اراضی واقع موضع بھیمیاں ضلع ہوشیار پور میں تھی۔ وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ واپسی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ سالانہ کاشتکاری پر ہے جو اندازاً ۱۴ من پختہ گندم ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد: نور احمد ولد علی بخش قوم ارائیں چک ۸۹/J.B گواہ شد: عمر الدین ولد امام الدین قوم ارائیں چک ۸۹/J.B ضلع لائلپور گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۹۲۲ میں عمر الدین ولد امام الدین قوم ارائیں سکنہ چک ۸۹/J.B ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ آٹھ کنال اراضی پلاں بلا شراکت غیرے تھی۔ اگر وہ ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ سالانہ آمدن کاشتکاری ہے۔ جو غیر معین ہے۔ آمدنی (چودہ من) پختہ گندم ہو جاتی ہے اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ کمی بیشی مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: عمر الدین ولد امام الدین قوم ارائیں چک ۸۹/J.B ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود

گواہ شد: نبی بخش ولد بوڑھا قوم ارائیں چک ۸۹/J.B

وصیت نمبر ۱۱۸۱۶ میں محمد عبد اللہ ولد شیخ رحمت اللہ صاحب عمر ۱۸ سال ساکن لائلپور (پاکستان) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میرا گذارا اسوقت صرف تجارت پر ہے اور قریب مبلغ -/۱۸۰۰ روپیہ ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اسکی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری ماہوار آمد قریب اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں کوئی اپنی زندگی میں رقم ۱/۱۰ وصیت کردہ میں سے ادا کردوں تو وہ اس رقم میں سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد: محمد عبد اللہ ولد شیخ رحمت اللہ قادیانی ڈپو ہولڈر لائل پور۔ گواہ شد احمد دین زرگر قادیانی وصایا بقلم خود۔ گواہ شد: محمد یوسف مسجد فضل لائلپور

وصیت نمبر ۱۱۸۱۷ میں محمد انور ولد چوہدری وہاب الدین عمر ۲۵ سال سکنہ خان پور ڈاکخانہ سادھو والہ ضلع سیالکوٹ (پاکستان) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت -/۹۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جو بھی میری جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: محمد انور معرفت ۵۱۲۲۰ ٹی۔ آئی۔ ایس ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد: محمد عبد اللہ آر۔ پی۔ ایف موصی نمبر ۸۷۶۲

گواہ شد: محمد امیر صاحب۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ سروس نمبر ۳۹۶۸۳ کراچی۔

وصیت نمبر ۱۱۹۲۴ میں نبی بخش ولد بوڑھا سابقہ سکونت بھیماں ضلع ہوشیار پور عمر ۷۰ سال حال چک ۸۹/J.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اراضی تعدادی ۸ آٹھ کنال بارانی واقع موضع بھیماں ضلع ہوشیار پور میں بلا شراکت غیری تھی۔ وہ مشرقی پنجاب رہ گئی ہے۔ اگر واپس ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اب تک چک ۸۹/J.B میں کوئی اراضی مستقل طور پر الاٹ نہیں ہوئی۔ میرا گذارہ سالانہ آمدنی (چودہ من) پختہ گندم سال گذشت میں ہوتی ہے۔ آمدنی غیر معین ہے۔ اس کے مطابق حصہ آمدنی ادا کرتا رہونگا۔

۱۴ (چودہ من) پختہ گندم کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مذکور ہوگی۔

العبد: نبی بخش ولد بوڑھا قوم ارائیں چک ۸۹/J.B دتن ضلع لاہور۔

گواہ شد: نور احمد ولد علی بخش قوم ارائیں چک ۸۹/J.B دتن ضلع لاہور۔

گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ بقلم خود۔

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کا آخری وقت قریب آگیا

کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکتے۔ تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے اگر تم درمیان میں بھی تو اب میں بھی شامل نہ ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد ہو سکے۔ نیکی میں حصہ لے لو۔ اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو"

مجاہدین تحریک جدید! وعدوں کی ادائیگی کا آخری وقت قریب آرہا ہے۔ آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

احمدی ڈاکٹر یا حکیم توجہ کریں!

موضع شہزادہ دو اڑھائی ہزار کی آبادی کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس کے ارد گرد قریباً آٹھ دس گاؤں میں آدھ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ اس علاقہ میں کوئی ڈاکٹر یا حکیم نہیں ہے۔ پبلک کو سخت تکلیف ہے۔ اگر کوئی ڈاکٹر یا تجربہ کار کمپونڈر موضع شہزادہ میں ڈاکٹری کی دوکان کھول لیں۔ تو یہ بہت نادر موقعہ ہے۔ مزید وہ تحقیقات کے لئے میرے ساتھ خط وکتابت کی جاوے

(خاکسار ماسٹر محمد مولا داد احمدی قادیانی مہاجر سکنہ شہزادہ۔ ڈاکخانہ خاص براستہ چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

وفات

میرے والد بزرگوار جناب شیخ الطاف حسین صاحب جو کہ آج کل میرٹھ (یو۔پی انڈیا) میں تھے۔ ۲ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت ۸ بجے رات اُن کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(اشفاق حسین۔ "آمنہ قادیان" دال پاکستان نیوی)

درخواستہائے دُعا

"خاکسار کئی ماہ سے درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہے ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ گردے میں بڑی بڑی پتھریاں ہیں۔ جو اپریشن بغیر خارج نہیں ہو سکتیں۔ احباب جماعت سے اپنی صحت کاملہ کے لئے عندا للہ دعا کی درخواست ہے"

(خاکسار قاضی رشید الدین۔ واقف زندگی ربوہ)

۲۔ میری لڑکی زکیہ بیگم عرصہ قریباً ۳ ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے۔ اس کی مرض پیچیدہ ہو رہی ہے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سارہ بیگم بیوہ محمد خان صاحب مرحوم۔ ربوہ ضلع جھنگ)

سندھ کے زمینداروں نے لگان کا نیا بل منظور کر لیا

کراچی ۱۴ ستمبر۔ سندھ کے ریونیو کمشنر نے آج اسٹار کو بتایا کہ سندھی زمینداروں نے صوبائی لگان داری کے بل کی دفعات کو منظور کر لیا ہے۔ بل میں مندرجہ ذیل دفعات شامل ہیں۔ ان تمام ہاریوں کو لگانداری کے مستقل اور مستحکم حقوق حاصل ہوں گے۔ جنہوں نے کسی ایک زمیندار کی چار ایکڑ سے زیادہ زمین پر تین سال سے زیادہ عرصہ تک کاشت کی ہے پیداوار میں ہاریوں کا ۵۰ فیصدی حصہ ہوگا۔ زمیندار ان سے ناجائز طور پر کچھ وصول نہ کر سکیں گے۔ ہاریوں کی عدالتیں قائم کی جائیں گی جن میں دو زمیندار اور دو ہاری ہوں گے اور وہ لگان کے تمام جھگڑوں کا تصفیہ کریں گے۔ بل میں ہاریوں اور زمینداروں کو حاصل شدہ مراعات اور عائد شدہ فرائض کا بھی ذکر کیا گیا۔ (اسٹار)

بیس ہزار مصری حاجی

اسکندریہ ۱۴ ستمبر۔ سعودی عرب میں مصری وزیر عبدالوہاب اعظم بے نے یہاں اسٹار کو بتایا کہ شاہ فاروق نے ان کو اس سال حج کے لئے امیر حج مقرر کر کے جو اعزاز عطا کیا ہے اس کے وہ بہت ممنون ہیں۔ انہوں نے اندازے کے مطابق بتایا کہ تقریباً ۲۰ ہزار مصریوں نے حج پر جانے کی درخواست دی تھی لیکن جہازوں میں جگہ کی قلت کی وجہ سے صرف نصف دیا کو سکیں گے۔ حاجیوں کو سہولتیں مہیا کرنے کے لئے سعودی عرب کی حکومت نے جو کوشش کی ہے۔ اس کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ حج کے محصولات میں ۲۵ فیصدی کمی کر دی گئی ہے۔ اعظم بے نے کہا کہ وہ اس بات کی پوری سعی کریں گے کہ تمام جانے والے حاجی ستمبر کے ختم ہونے سے پہلے پہلے جہازوں میں سوار ہو جائیں۔ (اسٹار)

مجلس دستور ساز کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۱۴ ستمبر۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کی وفاقی اور صوبائی آئین کی اور تقسیم اختیارات کی ذیلی کمیٹی کا پہلا ساڑھے تین گھنٹے کا اجلاس منگل کے دن سردار عبدالرب نشتر کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں شرکت کرنے والے یہ تھے۔ مسٹر فضل الرحمن۔ خواجہ شہاب الدین۔ سردار بہادر خان۔ ڈاکٹر محمود حسین۔ ڈاکٹر عمر حیات ملک۔ مسٹر ایس سی چٹوپادھیا۔ مسٹر یوسف ہارون خان عبدالقیوم خان۔ مسٹر نورالامین۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی۔ ملک فیروز خان نون اور مسٹر پی کیم ہری مہرا۔ کمیٹی کا اجلاس کل دوبارہ ہوگا۔ (اسٹار)

حیدرآباد میں کھانڈ کے نرخ

لائلپور ۱۴ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور نے حیدرآباد کے لئے "کیبوپ" کھانڈ کے تھوک و پرچون نرخ بالترتیب ۳۸/۱۵/۷ و ۳۹/۷/۷ فی من اور ۹/۱۵/- فی سیر مقرر کئے ہیں۔ ملحقہ دیہاتی حلقوں کے لئے باربرداری کا خرچ ان نرخوں میں شامل کیا جائیگا۔

لندن ۱۴ ستمبر۔ برطانیہ کی جہازی کونسل کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے بعد تجارتی جہازرانی سے قوم کی تجارتی آمدنی میں بہت بڑا اضافہ ہوا ہے ۱۹۳۸ء میں آمدنی دو کروڑ پاؤنڈ تھی ۱۹۴۶ء میں صرف نوے لاکھ پاؤنڈ۔ لیکن ۱۹۴۸ء میں یہ آمدنی چھ کروڑ تک پہنچ گئی اور اس طرح دس سال کا ریکارڈ ٹوٹ گیا

ہم مشرقی بلاک نہیں بلکہ مسلم بلاک قائم کرنا چاہتے ہیں

قاہرہ ۱۴ ستمبر۔ پاکستان کی عالمگیر اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل پروفیسر حسن الاعظمی نے اسٹار کو بتایا کہ ان کے خیال میں مذہب سے علیحدگی اور اسلامی تہذیب کی کمزوری اپنے دشمنوں پر (جن میں ایک اسرائیل بھی ہے) قابو نہ پا سکنے کی ایک وجہ ہے حسن الاعظمی عرب ملکوں کے درمیان اتحاد کے اصول کی وکالت کرنے کے لئے مصر کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں سکندریہ میں لیگ کے سیکرٹری جنرل اعظم پاشا سے ملاقات کی ہے۔ ایک مشرقی بلاک کے تصور کا تذکرہ کرتے ہوئے حسن الاعظمی نے کہا۔ ہم ایک مشرقی بلاک نہیں چاہتے بلکہ ہم ایک اسلامی بلاک چاہتے ہیں جس میں نہ صرف مشرقی ممالک شامل ہوں گے بلکہ مغرب کے بھی شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ تحریک عوام کی طرف سے ہو۔ حکومتوں کی طرف سے نہ ہو۔ (اسٹار)

لاہور میں آٹے کی ملیں اور سرکاری گودام

لاہور ۱۴ ستمبر۔ عوام کی یاد دہانی کے لئے مکرر اعلان کیا جاتا ہے کہ لاہور کے راشن شدہ علاقے میں آٹے کی ملیں اور غلے کے سرکاری گودام ہر مہینہ کے اختتام پر ہفتہ۔ اتوار اور پیر کے روز سٹاک کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں بند رہتے ہیں۔ ماہ رواں میں ان ادارہ جات کے بند ہونے کی تاریخیں ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ ہیں۔ بڑے بڑے ادارہ جات اور راشن ڈپو والوں کو قبل از وقت اپنا ضروری انتظام کر لینا چاہیئے تاکہ انہیں بعد میں زحمت نہ اٹھانی پڑے۔

عرب کمیٹی کی طرف سے پاکستان کا شکریہ

قاہرہ ۱۴ ستمبر۔ اعلیٰ عرب کمیٹی برائے فلسطین کو پاکستانی سفارت خانہ سے ۲۲،۲۲۴ روپیہ کی وہ رقم مل گئی جو پاکستان کے باشندوں نے فلسطین کے عرب باشندوں کے واسطے بھیجی تھی۔ اعلیٰ عرب کمیٹی کی جانب سے مفتی اعظم امین الحسینی نے اس کی رسید بھیج دی ہے اور پاکستانی قوم نے فلسطین کے باشندوں کی موجودہ مصیبت میں جو ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اس کے لئے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خان کا شکریہ ادا کیا۔

پاکستان میں مشرق کا سب سے گہرا تیل کا کنواں

کراچی ۱۴ ستمبر۔ برما آئل کمپنی کا لاکھرا (سندھ) میں آزمائشی کنواں .... اب پورے برصغیر سب سے زیادہ گہرا کنواں ہے۔ اس نے پیر کی شب ۱۲ ستمبر کو ۱۰،۵۲۴ فٹ تک پہنچ کر اور اس گہرائی سے گذر کر ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ پاکستان ہندوستان اور برما میں اب تک جتنے کنوئیں کھودے گئے ہیں۔ ان سب سے بیس فٹ زیادہ گہرا ہے۔ اور مشرق میں سب سے گہرے کنوؤں میں سے ایک ہے۔

ہندو پاکستان کے برصغیر میں سب سے گہرے کنوئیں کا ریکارڈ پاکستان میں اٹک آئل کمپنی نے قائم کیا تھا۔ پنجاب کے ضلع اٹک میں اس کا آزمائشی کنواں ۱۰،۵۰۱ فیٹ کی گہرائی تک پہنچ گیا تھا۔ چند سال ہوئے اس پر کام بند کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

کوئٹہ کے جلسے میں ہندی آرڈی ننس کی مذمت

کوئٹہ ۱۴ ستمبر۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی برسی کے سلسلہ میں انجمن محمدی کے زیر اہتمام کوئٹہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں منظور شدہ ایک قرارداد میں ... پاکستان پر قائد اعظم کے دکھائے ہوئے اتحاد یقین اور تنظیم کے راستہ پر چلنے کے لئے زور دیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں حکومت ہند کے اس آرڈی ننس کی مذمت کی گئی جس کی رو سے پاکستان آنے والے لوگوں کی جائداد ون کو ضبط کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ مہاجرین کے ساتھ منصفانہ اور فیاضانہ برتاؤ کرے۔ جنہوں نے سب سے پہلے اپنا سب کچھ پاکستان پر قربان کر دیا۔ (اسٹار)

گورنر جنرل کا عزم زیارت

کوئٹہ ۱۴ ستمبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین آج اپنے اسٹاف کے ساتھ یہاں پہنچے۔ اور آج شام کو بذریعہ موٹر زیارت کے لئے روانہ ہو گئے۔ توقع ہے کہ وہ وہاں دو ہفتے گذاریں گے۔ (اسٹار)

اسلامیہ اسکول کی امداد کا وعدہ

کوئٹہ ۱۴ ستمبر۔ کل شام اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ میں سالانہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر انعامات دیتے ہوئے بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر امین الدین نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنی پوری توجہ اپنی تعلیم پر دیں۔ ادارہ کو حکومت کی جانب سے ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ وہ اسکولوں میں لازمی فوجی تعلیم کی منظوری نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اسکول کے بچے جسمانی اور دماغی طور پر اس کے لئے موزوں نہیں ہوتے۔ (اسٹار)

۵ ہزار سال پرانا مصری کھانا

قاہرہ ۱۴ ستمبر۔ مصری ماہرین آثار قدیمہ کے سامنے ایک انتہائی دشوار مسئلہ پیش آ گیا ہے۔ یہ مسئلہ ایک کھانے کو ۲۰۰ میل پر منتقل کرنے کا ہے۔ کیونکہ راستہ میں وہ ذرا سے جھٹکے یا ہوا کے ایک جھونکے سے خاک میں تبدیل ہو جائیگا۔ یہ کھانا ۵ ہزار سال قبل ایک عورت کے مقبرہ میں قابل شناخت حالت میں پایا گیا۔ لیکن قاہرہ کے عجائب خانہ کے حکام اسے دارالحکومت میں لانا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ اسے دیکھ سکیں۔

یہ کھانا اب بھی بہترین کھانوں میں شمار ہو سکتا ہے۔ اس میں شوربہ ہے۔ مچھلی ہے۔ کبوتر ہے۔ گردے ہیں۔ بکری کا گوشت ہے۔ پھل ہیں۔ روٹی اور کیک ہیں۔ اور اس کے ساتھ پینے کے لئے شراب ہے۔ (اسٹار)

کراچی ۱۴ ستمبر۔ ایرانی سفارت خانہ میں مسٹر خاکسار کلمتی تو نصل کی حیثیت سے تقرر ہوا ہے۔ توقع ہے کہ وہ جمعرات کو خرم شہر سے بحری جہاز پر روانہ ہوں گے۔ اور یہاں ۲۲ ستمبر کو پہنچ جائیں گے۔ (اسٹار)

کوئٹہ میں انتخابی دفتر

کوئٹہ ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ انتخابات کے لئے ابتدائی انتظامات کرنے کے واسطے عنقریب ایک انتخابی دفتر یہاں قائم کر دیا جائیگا۔ یہ دفتر بلوچستانی ووٹروں کی فہرست بھی تیار کرے گا۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال میں چینی کا کنٹرول ختم

ڈھاکہ ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال میں عنقریب ہی چینی اور مٹی کے تیل پر سے کنٹرول اٹھا لیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کی چینی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے حکومت جاوا کیوبا اور دوسرے بازاروں سے چینی درآمد کرے گی۔ (اسٹار)

برطانیہ میں کتوں کی تعداد

لندن ۱۴ ستمبر۔ اندازہ ہے کہ برطانیہ میں تقریباً ۵۰ لاکھ کتے ہیں۔ جنگ سے قبل پالتو کتوں کا بہت زور تھا۔ حالیہ چند برسوں سے اس میں پھر بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اب اندازہ ہے۔ کہ برطانیہ کے ہر دس خاندانوں میں سے تین میں پالتو کتے ہوتے ہیں۔ (اسٹار)

بہاولپور میں قائد اعظم کی برسی

بہاولپور ۱۴ ستمبر۔ قائد اعظم کی وفات کی پہلی برسی یہاں مقامی مسلم لیگ کے زیر اہتمام منائی گئی۔ بہاولپور میونسپلٹی کے صدر اس کی صدارت کر رہے تھے اس موقعہ پر قائد اعظم مرحوم کی یاد تازہ کی گئی۔ اور لوگوں پر زور دیا گیا۔ کہ وہ متحد ہو کر اس ریاست کے استحکام اور خوشحالی کے لئے انتھک کوشش کریں جو قائد اعظم کی مقدس وراثت ہے۔ (اسٹار)

دارالسلام ۱۴ ستمبر۔ مشترکہ برطانوی امریکی فرم کے جو ممبر جنوبی ٹنگانیکا شمالی روڈیشیا اور نیاسالینڈ کا دورہ کر رہے تھے وہ ٹنگانیکا اور روڈیشیا کی ریلوں کے ملانے کے امکانات کا ابتدائی جائزہ لینے کے بعد دارالسلام واپس آ گئے ہیں۔ (اسٹار)